

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۶

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیار ۔۔ ع
تواریخ مذہب ۔۔ ۸/
تواریخ روم ۔۔ ۸/
تواریخ مصر ۔۔ ۸/
تواریخ یونان ۔۔ ۸/
مرقع روس ۔۔ ۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات ۔۔ ۲/
حیاتِ پولوس ۔۔ ۴/
حیاتِ داؤد ۔۔ ۸/
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو ۔۔ ۳/

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ رومن اُردو ۔۔ ۸/

تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو ۔۔ ۳/ و ۴/
دولتِ لازوال اُردو ۔۔ ۳/، ۵/، ۸/
دولتِ لازوال رومن اُردو ۔۔ ۸/
عزتِ بیمثال اُرد ۔۔ ۳/، ۵/، ۶
" رومن اُردو ۔۔ ۸/
حالاتِ جاپان ۔۔ ۲/ و ۸/
شریف بیبیاں ۔۔ ۳/ و ۶/
چندر لیلا ساد ھنی اُردو ۲/ و ۶/ گورمکھی ۔۔ ۲/
سیر ہند ۔۔ عر
وکیل کی سرگذشت رومن ۔۔ ۶/
سورج پرکاش ۔۔ ۴/ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو ۔۔ ۸/
سمپردائے ۔۔ ۶/ و ۱۰/

ویدوں کی تعلیم ۔۔ ۱۰/
وشنو کے دس اوتار ۔۔ ۲/
ویدک تصنیفات ۔۔ ۱/
ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے ۔۔ ۳ پائی
ویدون کی دیوتا پرستی ۔۔ "
ویدونکی ازلیت ۔۔ ۶ پائی
پرستش حیوانات ۔۔ ۳ پائی
تیرتھ ۔۔ ۶ پائی
اہلِ ہنود کے تیوہار ۔۔ "

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو ۔۔ ۱۰/
خدائے اسلام ۔۔ ۲/
ینابیع القرآن ۔۔ ۳/
الکفارہ ۔۔ ۱۰/

بائبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام	۲ر
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	〃
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	〃
حضرت محمد	〃
انجیل شریف کی صحت و درستی	〃
اسمار الٰہی	〃
خدا کے دس حکم	〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	〃
مسیح یا محمد	〃
نماز	〃
سچا اسلام	〃
قرآن	〃
یسوع مسیح	〃
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	〃
سورہ فاتحہ	〃
ہمارا شافع کون ہے	〃

ثمار شیرین	۵ر و ۱۲
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	〃
انصاف کا دن	〃
فہرست قرآن رومن اردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کزم

دینی سوال وجواب	۶ پائی
〃 〃 پنجابی اُردو حروف	〃
〃 〃 رومن اردو	〃
〃 〃 گورمکھی	〃

سوالات

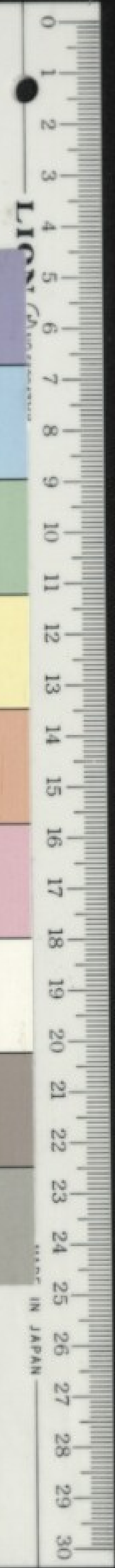
سوالات متی کی انجیل پر	۱ر
〃 مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر
〃 لوقا کی انجیل پر 〃	۱ر
〃 یوحنا کی انجیل پر	۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۱عہ
حل مشکلات حصہ اول	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	عہ
حیات مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
راہِ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم	۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح	۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲ر
مارکو پولو کا سفرنامہ	۹ر
ابن حور اُردو ۸ر۔ طلائی شمعدان	۴ر
روح سے معمور زندگی	۴ر
طریق دعا	۴ر
شعاع نور حصہ اوّل و دوئم	۵ر
طیطس یا رفیق صلیب	۸ر



نور افشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۷ اپریل ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

پی اینڈ او کمپنی کا ایک نیا جہاز برکن ہیڈ پر ۲۴ مارچ کو ہیرلڈ اینڈ کمپنی نے پہلی دفعہ سمندر میں ڈالا اس جہاز کا نام مسز ریچ نے کر مالا رکھا ہے جو مسٹر فرنیک ریچ کی بیگم صاحبہ ہیں۔ جو کہ اس کمپنی کے تین ڈائرکٹروں میں سے ایک ڈائرکٹر تھے۔

ہز اکسیلنسی لارڈ و لیڈی ہارڈنگ بمبئی سے مہابلیشور کو تشریف لے گئے ہیں۔

آج کل دنیا کی کل آبادی صرف ....۱۹ ہے۔ ..

لیڈی سکاٹ ایج فیلڈ میں ٹائیٹنک جہاز کے کپتان سمتھ کی یادگاری میں ایک تمثال نصب کرانے والی ہیں۔

مرحوم الفرڈ ویلی لون کا مغز ۱۵۲۵ گریم وزن کا تھا جو بالکل مستثنٰے ہے۔ معمولی مغز ۱۳۹۰ گریم وزنی ہوتا ہے۔

شملے میں آجکل ٹھنڈا اور بارش کا موسم ہے۔

آنریبل مسٹر ایل۔ سی۔ بوٹری۔ آئی۔ ای سکرٹری محکمہ تعلیم گورنمنٹ ہند شملے میں آگئے ہیں۔

ہز اکسیلنسی وائسرائے نے گوالیار میں ایک شیر مارا جو کہ ۱۱ فٹ ۷ انچ لمبا تھا۔

آنریبل مسٹر ایچ شارپ سی۔ آئی۔ ای بدھ کے روز شملے سے تین ماہ کی رخصت پر روانہ ہوتے ہیں۔ اور کنور مہاراج سنگھ محکمہ تعلیم کے جائنٹ سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

پنجاب کے نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ایک نیا انجن بنا ہے جس میں لکڑی اور کوئلے کی جگہ تیل جلیگا۔

یوفائے خبر ہے کہ دہونہ کے قریب دو ریلگاڑیاں ٹکرائیں اور کئی ایک جان سے مرے

امیر کابل صاحب نے مارچ کے اخیر میں دربار نوروز کا جلسہ جلال آباد میں کیا۔ اور اس میں انہوں نے بیان کیا کہ کس قدر انہوں نے اپنی رعایا کو فائدے پہنچائے ہیں۔ سڑکیں بنوائی اور چنگی اور ٹیکس وغیرہ کس قدر گھٹائے ہیں۔ انہوں نے تعجب کیا کہ بغاوت کا سلسلہ اب تک جاگس۔ مغل اور جدران قوموں میں جاری ہے۔ جلال آباد میں ایک عربی سکول جاری کرنے کی تجویز ہوئی ہے جس کے لئے امیر صاحب ... ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ وعدہ کئے ہیں۔ اور ۴۰ ہزار چندہ جمع ہوا ہے۔

سرمائی دن ریذیڈنٹ ریلوے بورڈ نے امپیریل یجس لیٹو کونسل کے ایڈیشنل ممبر ہوتے سے استعفاً دے دیا ہے۔

مسٹر سی۔ ڈبلیو۔ ای۔ کاٹن آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی سکریٹری نے ۱۲ مئی سے ۳ ماہ کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

کرنیل برڈ آئی۔ ایم۔ ایس پنجاب کے سول ہسپتالوں کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے بجائے کرنل ہیمبر کے جو رخصت پر تشریف لے جاتے ہیں۔ لاہور سنٹرل جیل کے میجر وارڈ جیلخانوں کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ بجائے کرنل ریڈ کے۔

ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف نے ہفتہ کے روز لاہور چھاؤنی میں تمام نوجوانوں کا ملاحظہ کیا۔ اس کے بعد وہ تمام افسر جو وہاں حاضر تھے۔ ان کو جنرل واٹکنس نے ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف سے ملاقات کروائی۔ اور ان کے ساتھ ہز اکسیلنسی نے صبح کا کھانا کھایا۔ اس جگہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب بھی موٹر کار پر سوار ہو کر تشریف آور ہوئے تھے

سرہاد کورٹ ٹلر ہفتہ کے روز شملے میں دورے سے واپس آگئے ہیں۔

تار برقیات

ضروری دیکھو - ہندوستانی کلیسیاؤں کی خریداری میں خاص رعایت کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲

۹ - اپریل - لنڈن - ہز مجسٹی بادشاہ جارج پنجم نے ۱۵۰ پونڈ نیوفاؤنڈلینڈ فنڈ میں عطا کئے ہیں جو کہ پہلے ہی صرف لنڈن سے ۲۲۴۲ پونڈ ہے۔ کینیڈا والوں نے ۴۰۰ پونڈ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ سدرن کراس کی تلاش اب موقوف کردی گئی ہے اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ برفانی طوفان میں راس پائن سے پرے ڈوب گیا ہے کابل جہاز بے تار کے سلسلے سے خبر دیتا ہے۔ کہ اُس نے ۸۰ میل پر راس سینٹ میری سے جنوب مغرب کو سیل کی کھالوں کو تیرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور یہ گمان غالب ہے کہ یہ سدرن کراس کے ہونگے۔

۱۰ اپریل پیرس - ہز مجسٹی بادشاہ جارج پنجم کے پیرس میں تشریف لے جانے پر دلچسپی اور بھی بڑھتی جارہی ہے وہاں کے سوداگر ہز مجسٹی بادشاہ جارج اور ملکہ میری کو ایک سنہری کتاب نذر کریں گے جس میں وہاں کے تمام بڑے بڑے سوداگروں کے دستخط ہونگے۔ اور یہ ایک صندوق میں اُن کو نذر کیجاوے گی۔ ہر مجسٹی ملکہ کو بھی سوزن کاری کے نمونے دیئے جائینگے۔ اور شہر کو سجانے کی تجویزیں بتاتی ہے کہ کیسا بھاری نظارہ ہوگا۔

۱۰ - اپریل لنڈن - گڈ فرائیڈے کے دن گرجے میں بہت لوگ حاضر تھے اور مذہبی جلوس ابازاروں میں سے گزرا موسم بہت عمدہ تھا۔

۱۱ - اپریل پیرس - میونسپل کونسل کی طرف سے ہز مجسٹی بادشاہ جارج و ملکہ میری کو ایک تصویر نذر کیجائے گی جو کہ انٹوٹن ڈروز نے بنائی ہے۔

۱۲ - اپریل - ایتھنز - البانیہ والوں نے پرمتی اور سکوپس کے درمیان کے گاؤں لے لئے ہیں۔ ان پر ایپروٹس نے حملہ کیا اور اُن کو وہاں سے بھاری نقصان کے ساتھ ہٹنا پڑا۔

۱۲ - اپریل - ٹوکیو - مرحوم بیوہ قیصرہ جاپان کی لاش کل رات لائی گئی - اور بازاروں میں سے بڑے جلوس کے ساتھ لیجائی گئی۔

۱۲ اپریل - سڈنی - کامن ویلتھ کے باشندوں نے جنرل سر ایان ہیملٹن کو ایک چھوٹی بندوق دی ہے جس کو وہ اپنے ساتھ انگلستان لیجاوینگے۔

۱۳ اپریل - ٹوکیو - یہ یقین ہے کہ کونٹ اوکوما کو وزیر اعظم ہونے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ کونٹ اوکوما جاپان صلح انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں۔ بعد کی خبر ہے کہ کونٹ اوکوما نے وزیر اعظم ہونا قبول کیا ہے۔

۱۳ اپریل لنڈن - ستلج جہاز پر جو کہ برکن ہیڈ پر تھا۔ اس پر بیری بیری (ایک قسم کی بیماری) شروع ہوگئی ہے - ۱۲۰ ہندوستانی ملاح اس بیماری کا شکار ہوئے ہیں۔

۱۳ - اپریل - بکھرالیسٹ - جرمنی کا شہنشاہ تھوڑے ہی دنوں میں بادشاہ رومانیہ سے ملاقات کریں گے اس ملاقات کا یہ مدعا ہے کہ اُس رشتے کو جو کہ رومانیہ اور اتحاد ثلاثہ کے درمیان ہے اس کو زیادہ مضبوط کریں

۱۴ - اپریل - شملہ - پیر کی رات کو ۸ اور ۹ بجے کے درمیان شملہ مال پر ایک سخت آگ لگی - آگ میڈم مولین اینڈ کو کی دوکان سے شروع ہوئی - اور پاس کی دوکانوں تک پھیل گئی جن میں سے ایک دوکان میسرز ٹرنگلوین اینڈ کمپنی کی درزی کی دوکان تھی - کل تین دوکانیں جلگئیں - یہ تینوں دوکانیں اپر انڈیا بنک کے سامنے اور ٹاؤن ال کے پاس ہیں - اور فوراً آگ بجھانے والے انجن لائے گئے - ہوا بھی بہت تیز چل رہی تھی - اس لئے آگ جلدی پھیل گئی - اور دوکانیں بھی بڑی سرعت سے جل گئیں - بارش اور آندھی بھی تھی جس سے کہ مال بچانے میں بڑی ہی مشکل ہوئی

۱۴ - اپریل - کلکتہ - پیر کے دن بعد دوپہر کو ہز ایکسلنسی گورنر صاحب بہادر بنگالہ سپیشل ٹرین سے سیر کو تشریف لے گئے - سٹیشن پر جو ہز ایکسلنسی کو الوداع کرنے گئے تھے وہ یہ ہیں - مسٹر پین کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین - مسٹر الیف جے منوہن پریذیڈنسی ڈویژن کے کمشنر - مسٹر ہوز بلیر - انسپکٹر جنرل پولیس - جب سپیشل ٹرین سیالدہ سٹیشن سے روانہ ہوئی اُس وقت ۱۷ توپیں چلائی گئیں - ہز ایکسلنسی ۲۰ ماہ حال کو دارجلنگ پہونچ جائینگے - اور جولائی کے پہلے ہفتے میں واپس تشریف لے آوینگے۔

۱۴ - اپریل لنڈن - بشینی گن کے کان کنوں نے جو سٹرائک کی تھی - اب اُنہوں نے صلاح کی ہے کہ اس کو بند کردیں - اُنہوں نے مزدوری پر اصرار کرنا چھوڑ دیا ہے۔

۱۴ - اپریل - سٹاک ہالم - بادشاہ دن بدن طاقت حاصل کرتے جاتے ہیں - اور اُمید ہے کہ جلد سنبھال ہو جائیں گے۔

۱۴ - اپریل - لنڈن - ہوائی جہاز کی ایک اور کمپنی تیار ہوئی ہے - جو کہ ۲۷ منٹ میں ۶۰ میل سفر کرتی ہے۔

۱۴ - اپریل - لنڈن - مسٹر میچل جو کارنپٹر کے ساتھ پیرس ٹرکنگ کے لئے گئے تھے پہلی دفعہ میں ہار گئے ہیں۔

۱۴ - اپریل - بمبئی - ایک اور حادثہ بمبئی بنکنگ کمپنی کی ناکامیابی سے ہوا - کہ سر دیھر کرسٹنا کو جو کہ سابق منیجر کو آنریبل مسٹر سیٹلوڈ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے ۱۸ ماہ کی سخت قید کا فتوےٰ جاری کیا ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

سہارنپور کنونشن

جس کنونشن کا اشتہار ہمارے ناظرین نے گزشتہ مہینوں میں کئی بار پڑھا ہے وہ آخر کو فراہم ہو ہی گئی - ۹ سے ۱۳ تاریخ ماہ حال تک ہوتی رہی - اور بڑی دھوم دھام سے ہوئی قریب ہزار دس سو مسیحی مرد عورت اور بچے حاضر جلسہ ہونگے انتظام ہر قسم کا معمولی تھا اکثر لوگوں نے ایک دوسرے سے ملاقات کر کے فائدہ اُٹھایا - وقت اکثر گانے بجانے اور دینی بات چیت میں گزرتا رہا - کنونشن کے اجلاس حسب معمول ہوتے رہے اور دوپہر کے وقت مختلف جماعتوں میں مختلف اُستاد مختلف مضامین پر تعلیم دیتے رہے - کنونشن کے جلسوں میں خاصکر امریکن مشنری صاحبان ہی تقریر کیا کرتے تھے بالخصوص پادری جان فورمن - پادری پی ایم بک اور پادری جان ویبر صاحبان کے درس ہوتے رہے جنہوں نے علم الٰہی نقطہ خیال سے بڑی پرمعنی اور باترتیب اور مؤثر تقریریں بڑے جوش سے کیں - اکثر تسلیوں اور اُمید دل اور خوشی سے بھرے ہوئے روحانی ذاتی تجربات بیان کئے جن سے سامعین پر بڑا اثر پڑتا معلوم ہوتا تھا - خلوتی دعا کے کمرے مردوں اور عورتوں ہر دو کے واسطے مخصوص تھے جہاں جا کر اکثر بھائی اپنی خلوتی دعائیں مانگا کرتے تھے - جہاں تک ہمارا مشاہدہ ہو سکتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی غیر معمولی تاثیر جیسا کہ ایسے جلسوں میں معرض ظہور میں آنے کی توقع ہوا کرتی ہے - وہ نہیں ہوئی - کہیں مخفی طور پر کوئی بات ظہور میں آئی ہو تو یہ اور بات ہے ممکن ہے کہ بہتوں کو اس کنونشن سے روحانی فائدہ کچھ نہ کچھ پہنچا ہی ہوگا - اُمید ہے کہ اکثر اصحاب اس کنونشن کی بابت کچھ لکھیں گے - لیکن جو ہم نے دیکھا اور سنا بیان کرتے ہیں - ہندوستانی جلسوں کے سوائے انگریزی جلسے بھی علیحدہ ہوتے رہے جن میں صرف مشنری صاحبان یا خاص خاص انگریزی خواں شامل ہوا کرتے تھے - الغرض یہ کنونشن معمولی انتظام اور ترتیب سے منعقد ہوئی - اور معمولی نتائج بھی برآمد ہوئے - مسیح خداوند کے مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے کے مضامین بھی تھے - پادری بک صاحب نے توبہ ایمان اور دعا پر درس دیئے جو نہایت اعلیٰ درجے کے اور روحانی نصیحتوں اور تجربات اور حوصلہ افزائی سے پُر تھے - اتوار کو عشاء ربانی کی رسم عمل میں آئی -

یہ ایک مختصر سی کیفیت سہارنپور کنونشن کی بابت ہے جو امسال پہلی مرتبہ فراہم ہوئی ہے - لیکن ہمیں کئی ایک خاص باتوں کو دیکھ کر جو اس کنونشن میں واقعہ ہوئیں اور شاید وہ سیالکوٹ کی یا کسی اور جگہ کی کنونشنوں میں جہاں تک کہ ہمارا علم ہمیں بتاتا ہے واقع نہ ہوئیں ہیں بڑا افسوس آیا جس سے کنونشن ہذا کی ساری تاثیر اور وقعت جاتی رہی - اکثروں کو تو بہت نفرت اس کنونشن سے پیدا ہوئی - اور شاید وہ آئندہ اس کنونشن میں کبھی آویں گے بھی نہیں - ہم بڑے افسوس سے ان باتوں کا ذکر اختصاراً ذیل میں کرتے ہیں

(۱) جہاں تک ہم نے دیکھا دیہات کی کلیسیاؤں کے شرکا جو سہارنپور کے مضافات میں بکثرت رہتے ہیں نہیں آئے - شاید معدودے چند ہوں تو ہوں - ذکر کیا جاتا تھا کہ پہلے دن ایک منڈلی دیہاتی مسیحیوں کی بڑے جوش اور تجمل کے ساتھ شام کے وقت جھنڈا لئے اور گاتی بجاتی آئی پہلے تو بڑے تپاک سے اُن کا خیر مقدم کیا گیا - کل جماعت کے درمیان آمیز کر کے ان کو بٹھایا گیا - یہ رات کا وقت تھا - مگر دوسری صبح کو تماشے جلسہ میں اُن کے لئے علیحدہ صف بچھائی گئی - اور اُن کی جانب کوئی التفات نہ کی گئی - آخر کار ایسی بے اعتنائی سے متاثر ہو کر وہ قبل از دوپہر ہی واپس چلے گئے - ہمیں یہ سنکر بڑا افسوس ہوا اور دل پر بڑی چوٹ لگی کہ کہاں وہ شور اشوری اور کہاں یہ سرد مہری کہاں ہو سیالکوٹ کی کنونشن جہاں بیشمار دیہاتی مسیحی آیا کرتے ہیں اور کسی قسم کا تفرقہ اور ذات پات یا اونچ نیچ کا نشان و گمان تک بھی نہیں ہوا کرتا - ہمارے دل کو تو اس قدر چوٹ لگی اور افسوس پیدا ہوا - ان بھائیوں کی بھلا کیا حالت ہوئی ہوگی - اور ان پر کیسا اثر پڑا ہوگا جن کے ساتھ یہ سلوک ہوا -

(۲) ہمیں یہ دیکھ کر بڑا افسوس آیا اور حیرانگی دل میں پیدا ہوئی کہ کنونشن کے پلیٹ فارم پر ایک بھی ہندوستانی پادری درس دینے کے لئے نہ آیا - یہ کام ہندوستانیوں میں مگر کام کرنے والے غیر ہندوستانی - جن کے درمیان صرف اسی وقت تک رابطہ اور اتحاد رہتا رہا جب تک کہ کنونشن کے تنبو کے نیچے رہتے رہے اور بس "تو کہاں اور میں کہاں" - کیا ہمارے ہندوستانی پادری صاحبان اور بزرگوں میں سے ایک بھی اس لائق نہ سمجھا گیا کہ وہ اپنے ہندوستانی بھائیوں کو روحانی خوراک دے سکے؟ شاید انتظامیہ کمیٹی نے کسی ہندوستانی کو خصوصیت کے ساتھ مدعو نہیں کیا - اور اگر مدعو کیا تو کیا وجہ کہ اُنہوں نے بالاتفاق آنے سے انکار کر دیا؟ جوابات قابل غور ہے - اور اگر انتظامیہ کمیٹی نے کسی بزرگ کو دعوت نہیں دی تو یہ اس سے بھی زیادہ ناقابل برداشت اور عبرت خیز ہے -

(۳) پاک دعا قت میں شخصی پیالوں - نہیں نہیں ٹھوٹھیوں کا نظارہ اور بھی زیادہ دلخراش اور نفرت پیدا کرنے والا اور افسوسناک - بد نتائج خیز تھا - بہتوں نے یہ صورت دیکھ کر عشاء لینے سے انکار کر دیا - یہ ایسا سنجیدہ اور پُر اثر اور نصیحت آموز اور ترقی دہ موقع اور رسم تھی - اس کے برعکس ساری عبادت بھر ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے اس مقدس رسم میں شریک ہونے سے انکار کیا نہ معلوم کیا کیا گذرتا ہوگا بجائے اتفاق اور محبت پیدا ہونے کے دلوں میں نفرت اور منافقت اور رنج کا بیج بویا

گیا۔ ذات پات اور اونچ نیچ کا خیال از سر نو لوگوں کے دلوں میں سرسبز ہوگیا۔ اس تعلیم اور محبت اور یگانگت پیدا کرنے والی اور مسیح خداوند کی محبت اور یگانگت ظاہر کرنے والی۔ نفاق کو دور کرنے والی مقدس رسم میں اس تجدد سے کلیسیا کا بڑا بھاری نقصان ہوجانے کا خطرہ ہے۔ جن لوگوں نے اس طریق پر عشاربانی جب ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا تم پہلے طریق کی بہ نسبت جس کو خود خداوند مسیح نے مقرر اور جاری کیا تھا اس انسانی تجویز کو پسند کرتے ہو؟ تو جواب ملا۔ ہرگز نہیں۔ پھر جب پوچھا گیا کہ تو پھر تم کیوں اس میں شریک ہوئے؟ تو جواب دیا گیا کہ کیا کریں اگر ایسا نہ کرتے تو صاحب ناراض ہوجاتے۔ افسوس صد افسوس جس رسم میں بڑی سنجیدگی اور عاجزی اور خلوص قلبی سے شریک ہونا چاہئے تھا۔ اس میں لوگ ایسے برے اور فاسد خیالات رکھکر شریک ہوں۔ بعضوں سے ہم نے سنا جو کہتے تھے کہ جب ہم سے ایسی نفرت کیجاتی ہے تو بھلا بتاؤ اگر ہم باہر دیہات میں جاکر وہاں کے مسیحیوں سے یا دوسرے غیر مسیحیوں سے اسباب کا ذکر کریں اور اس قسم کی چھوت چھات اور نفرت کا بیان کریں اور صرف تھوڑا سا اشارہ ہی کردیں تو کیا وہ لوگ مسیحیت کو اچھی نگاہ سے دیکھینگے؟ یا لوگ مسیحی ہونگے؟ اور کیسے افسوس اور بے عزتی کی بات ہے کہ جن کٹوریوں کو بڑی سنجیدگی سے ہاتھوں میں لیا اور اس میں سے پیا انہیں کو پیروں تلے روندا اور ٹھوکروں سے اڑایا۔ یہ بھی ہم نے کئی اشخاص کو کہتے سنا جس سے ہمارے دل پر سخت صدمہ ہوا۔ افسوس کہ اس نئی تجویز سے مسیح خداوند کی تجویز کی تحقیر ہوئی وہ ناقص سمجھی گئی۔ نقصان وہ متصور ہوئی۔ اور اس میں اصلاح کی ضرورت پڑی۔ مسیح کی دانائی اور نیت پر دھبہ لگایا گیا۔ اس کی عالم الغیبی اور دور اندیشی پر بٹہ لگایا گیا۔ کاشکہ یہ بدعت کلیسیاؤں میں سے جلد دفع ہو اور وہی یگانگت اور ایمان اور خوشی جو اصل طریق سے دو ہزار برس سے پیدا ہوتی رہی اور اب بھی ہوتی ہے ہر کلیسیا اور اس کے ہر شریک کے درمیان پیدا ہوتی ہے۔ لوگ اسی وقعت اور عزت سے اس رسم کو دیکھتے اور عمل میں لاتے رہیں جس سے پہلے دیکھتے اور عمل میں لاتے رہتے تھے۔ منتظمان کمیٹی کو اس طرف ضرور دھیان دینا چاہئے۔ ہمارے دل پر تو اس نظارہ سے ایسا صدمہ ہوا کہ بے ساختہ منہ سے نکل گیا کہ ہم نے کنونشن میں آکر بے فائدہ روپیہ اور محنت برداشت کی ممکن ہے کہ اوروں کو بھی ایسا ہی محسوس ہوا ہو۔ لکھنا تو بہت کچھ تھا مگر اتنے ہی کو کافی سمجھتے ہیں۔ امید ہے کہ کوئی اور بھائی اس پر لکھینگے۔

جب ہم یہ مضمون لکھ چکے تھے تو ایک صاحب کا مضمون کنونشن کے متعلق آگیا۔ جس کو ہم آئندہ ہفتہ درج کرینگے۔ وقت پر نہ آنے اور طویل ہونے کی وجہ سے اس ہفتہ اس کا اندراج ناممکن تھا۔

انگلستان میں ہندوستانیوں کی قدر افزائی۔

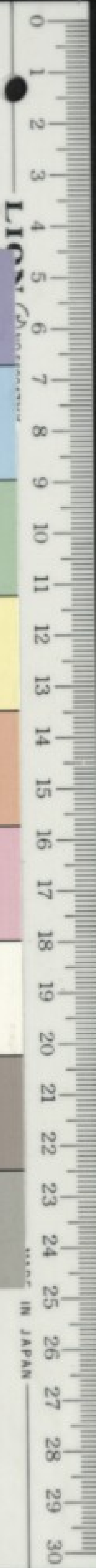
یہ تو ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ہماری مہربان گورنمنٹ ہندوستانیوں کی بہبودی اور ترقی اور ان کی قدر افزائی میں کیسی فراخدلی سے خوش اور کوشاں ہے سول سروس اور دیگر سرکاری محکموں میں وہ اعلےٰ سے اعلےٰ مراتب اور ملازمتیں ہندوستانیوں کو دے کر اس امر کا ثبوت دے رہی ہے جو اکثر انگریزوں ہی کو دیا جاتا ہے۔ بلکہ بہت سے موقعوں پر گورنمنٹ نے انگریزوں کو ہندوستانیوں کے ماتحت بھی کردیا۔ اور کہیں میں حسن انتظام کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں یہ تازہ واقعہ ہے کہ ربندر ناتھ ٹیگور نے انگلستان میں نوبل پرائز حاصل کرکے ایک اعلیٰ مثال پبلک کے روبرو رکھ دی۔ اسی طرح حال ہی میں [illegible] میں لکھنؤ اور مسوری کے بیرسٹر ڈی این بنرجی کی دختر نیک اختر مس ڈوروتھی بنرجی نے جن کی عمر اس وقت انیس سال کی ہے اور یونیورسٹی کالج ایبرسٹوتھ میں پڑھ رہی ہیں۔ "اووین آف ویلز" پر ایک اعلیٰ خیالات کا واسوخت تیار کرکے اپنی ذہانت اور لیاقت کے جوہر دکھائے اور کالج سٹنڈ فوڈ کی کرسی جیت لی جو شاہ بلوط کی لکڑی سے نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے۔ یہ سب سے پہلی مثال ہے کہ اس مقابلہ کے موقعہ پر ایک ہندوستانی عورت بازی لے گئی۔ ممتحن رپورٹ دیتے ہیں کہ یہ نظم جو ۲۲۰ سطور میں لکھی ہوئی ہے۔ اس سے مصنفہ کے وہ شاعرانہ داد الٰہی ظاہر ہوتے ہیں جو بالکل غیر معمولی اور اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ اس امر کی ایک اور مثال یہ ہے کہ انگلستان میں جو ہندوستانی طلبا رہتے ہیں۔ ان کی خاطر تواضع کے لئے انگریزوں کی ایک غیر سرکاری کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ حال ہی میں لارڈ ہلڈن نے اس کا پریذیڈنٹ بننا قبول کرلیا ہے۔ سر فریڈرک رابرٹسن صاحب پنجاب چیف کورٹ کے سابق جج اس کمیٹی کے چیرمین ہیں۔ جو کام اس کی ماتحتی کمیٹیوں سے کیا جاویگا وہ یہ ہے کہ ہندوستانی جوانوں کو انگریزی طرز معاشرت کے بہتر پہلوؤں سے زیادہ تر نزدیکی میں حاصل کرنے کا موقع ملے۔ اور سردگی چھپے ہونے کے ہر ایک خیال سے مبرا ہوگی۔

ایک نیا مضمون

اس ہفتہ سے ہم مسیحی دین کی صداقت کے بارے میں ایک مضمون درج کرتے ہیں جو توقع ہے کہ نہایت مفید ہوگا۔ نامہ نگار کے ہم اس مضمون کے لئے مشکور ہیں۔ یہ مضمون غالباً دو تین ہفتوں میں سارا ختم ہوجائیگا۔

تصحیح

۳۰ مارچ کے پرچہ میں پادری جے۔ ایم۔ غلام مسیح صاحب کے مضمون میں تیس کی بجائے تیس ہزار ہونا چاہئے۔ ناظرین صحت کرلیں۔



نئی آبادی کے لئے سرکاری زمین کا تخمینہ

۲۰ مارچ کو جو زمین لوئر باری دوآب کنال پر نیلام ہونیوالی تھی وہ تو ہو چکی مگر تا حال سرکار کے پاس زمین برائے آبادی بکثرت موجود ہے۔ چنانچہ پنجاب گورنمنٹ گزٹ کے مطابق" سرکاری غیر مزروعہ زمین جو تین نہروں پر آبادی کیلئے دستیاب ہو سکتی ہیں اس کی تعداد ۱۳۱۹۰۰۰ ایکڑ ہے۔ اغلب ہے کہ اس میں سے ۱۳۸۰۰۰ ایکڑ زمین بذریعہ نیلام فروخت ہوگی۔ اور قریباً اسی قدر زمین ساحبان جایداد کو معقول قیمت پر دیجائیگی اور مختلف قسموں کے انعامات میں منقسم ہوگی۔ ۷۷ ہزار ایکڑ محکمہ جنگلات کی آبادی چراگاہ آبادی دیہہ۔ سڑکوں اور دیگر مقاصد کے لئے رکھی گئی ہے۔ ۲۹۶۰۰۰ ایکڑ زمین پرورش اسپان و خچران کے لئے تاکہ وہاں سے فوج کے لئے گھوڑے اور خچر پیدا ہوں مقرر ہوگی اور مقاصد زراعت کے لئے مخصوص ہوگی باقی ماندہ زمین جو قریباً ۵۷۰۰۰۰ ایکڑ ہے وہ کاشتکاروں کو متفرق شرائط پر عطا ہوگی۔ مگر اس کا منشا عموماً یہ ہوگا کہ لوگ وہاں جا کر آباد ہوں اور بعد میں پوری ملکیت کا حق خریدیں جس شرح پر فی ایکڑ زمین دیجائے گی۔ اس کا انحصار ایک حد تک اس قیمت پر ہوگا جو تا بہ ائی نیلاموں سے وصول ہو چکی ہے۔ مگر توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس امر کا فیصلہ جلد ہو جائیگا۔ اور اُمید ہے کہ زمین تقسیم ہونے سے پہلے ہی اُس نرخ کا اعلان کر دیا جائیگا جس سے ہر ایک کاشتکار معلوم کریگا کہ ملکیت کی مطلوبہ حالت حاصل کرنے سے پیشتر اس کو کیا کیا کرنا پڑے گا۔ تجویز کی گئی ہے کہ کاشتکار وہ روپیہ آسان قسطوں میں ادا کر سکیں جس کی میعاد غالباً ۳۰ سال تک ہوگی۔

ولایت جانے میں ہندوؤں کے لئے خطرہ

۲۲ مارچ کا بھارت متر کلکتہ رقمطراز ہے کہ بنگال کے کچھ برہمنوں کی کوشش سے ۔ ۱۴ مارچ تک برہمن مہاسبھا منعقد ہوئی۔ اس میں دونوں تک تو پنڈتوں نے اس مضمون پر غور و فکر کیا کہ سمندر کی یاترا شاستروں کے مطابق ہے یا نہیں۔ بنگال کے پنڈتوں کے علاوہ کانشی کے مہا مہوپادھیائے پنڈت شیوکمار شاستری بھی تشریف فرما تھے۔ نتیجہ کل بحث مباحثہ کا یہ ہوا کہ پنڈتوں نے یقین کر لیا کہ جو ہندو سمندر یاترا کرکے اور ناجائز خوراک کھا کر اپنے دیش کو واپس آجائے اُس کو پرائشچت کرنے پر بھی برادری میں نہ لیا جائے۔ دوسرا سدہانت (اصول) یہ ہوا کہ جن لوگوں نے پشتوں سے جنیو پہننا چھوڑ دیا ہے وہ اب بھی نہ پہنیں۔

اس کے علاوہ کالی گھاٹ کی سبھا میں یہ بات پر بحث ہوئی کہ ولایت سے جو لوگ واپس آگئے ہیں اُن کو پرائشچت کرنے پر سبھا میں ملا سکتے ہیں یا نہیں اس امر میں دو فریق ہو گئے۔ یعنی کچھ پنڈت تو ان کو ملا لینے کے حق میں تھے۔ مگر کچھ ان کے خلاف تھے۔ آخرکار بحث مباحثہ کے بعد قرار پایا کہ ولایت سے واپس آنے والے خواہ پرائشچت کریں یا نہ کریں وہ برادری میں لئے نہیں جا سکتے۔

اسی جلسہ میں اور بھی تقریریں ہوئیں جن میں سے پنڈت ٹھاکر پرشاد و دیا کرنا چاریہ نے گزشتہ تقریریں کرنے والوں کی تقریروں کو دہرایا اور کہا کہ ہمارے قدیم رشی اپنی دو دیہ درشٹی (روحانی آنکھوں) سے دیکھ کر ہمیشہ کے لئے نیم بنا گئے ہیں۔ آخر میں پنڈت بھیم سین شرما نے کہا کہ یہ ہم جانتے ہیں کہ شادی بیوگان اور ولایت کو جانا نہیں رک سکتا۔ لیکن ہم شاستر کے بیان کے خلاف رائے نہیں دے سکتے۔ ہمارے شاستر کاروں نے جو باتیں بہت سمجھ بوجھ کر کہی ہیں۔ وہ کئی امور میں ٹھیک ہی رہی ہیں۔ عورتوں کی آزادگی کے بارے میں آج انگریز مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس سے جانا جاتا ہے۔ کہ ابھی ولایت جانا یا شادی بیوگان کرنا رائج تو ہو جائے لیکن ممکن ہے کہ اس کے عیوب بعد میں نظر آنے لگ جائیں۔ اور یہ دونوں باتیں موقوف ہو جائیں پھر ہم یہ بھی تو نہیں دیکھتے کہ ولایت جانے سے دیش کا فائدہ ہو رہا ہے۔

اوپر کے بیان سے واضح ہو گیا ہے کہ ہندوؤں کے دھرم شاستر اور خود آجکل کے اور قدیم ہندو علما اور فضلا کیسے کوتاہ اندیش تھے۔ اور اب بھی ہیں جنہوں نے اپنی ملکی اور دیگر تمام ترقیات کا دروازہ بند کر دیا۔ سارا دین دھرم اُن کا کھان پان ہی ہے۔ ولایت جانے سے ہندو اپنے دھرم سے خارج اور برادری سے بھی خارج ہیں۔ لیکن کیا ہندو اس قسم کی کارروائیوں سے ولایت جانے سے رک سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو پھر نتیجہ یہ ہے کہ ہندو ولایت جایا کرینگے۔ اور یہاں واپس آکر برادری اور دھرم سے پتت اور خارج ہو جایا کرینگے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوؤں کی مردم شماری اور اس کے ساتھ ہی علمی اور تہذیبی اور دیگر دنیاوی ترقی روز بروز گھٹتی ہی جائیگی۔ ایک طرف جبکہ دوسری قومیں آگے کو ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ہندو قوم دن بدن کم ہوتی جائیگی۔ اور اگر کچھ عرصہ تک ایسا ہی حال رہا تو یقین جاتا چاہئے کہ بس ہندوؤں کی ترقی تمام ہوئی۔ اور ہندوستان سے ہندوؤں کا نام و نشاں دور ہو جائے گا۔ ہندوؤں کی بدبختی کے کچھ قدرت سے ایسے ہی سامان ہو رہے ہیں ایک طرف سے آریہ سماج نے اُٹھ کر ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کی۔ اور ہندوؤں کی تعداد کم کر دی۔ دوسری طرف سکھوں نے اپنا تعلق قطع کر لیا۔ ان ہندوؤں سے ہر امر میں الگ ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔ کچھ مسیحی اور مسلمان ہوتے جاتے ہیں اور باقی ماندہ اس طرح برادری سے خارج ہو رہے ہیں۔ شاید خدا کو یہی منظور ہے کہ اُن کا نام و نشاں دنیا سے اٹھا دے۔

ریویوز

سادھارن دھرم

یہ کتاب رسالہ ست ایڈیشن لاہور کے دفتر سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ہندو نقطۂ خیال سے جسمانی روحانی خانگی مجلسی اور مذہبی معاملات پر تشریح اور اُن کے اپنے فرائض اور طریق عمل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ ہندو دھرم کا سسٹیمٹک تھیالوجی سوشیالوجی اور سوٹیریالوجی وغیرہ پر مبسوط مضامین کا ذخیرہ ہے جس سے ہندو دھرم کے مطابق ان امور کی تشریح کی گئی ہے۔ ہندو دھرم کے شائقین کے لئے عمدہ کتاب ہے۔ واقفیت کا خزانہ ہے۔ مینیجر ست ایڈیشن مستی دروازہ لاہور سے قیمت بذریعہ سلف ہلپ رسالہ کے ۱۲ مع سلف ہلپ رسالہ کے عہ مع سلف ہلپ و دیگر مفید ضمیمہ جات مجلد عہ پر مل سکتی ہے۔

تصویرِ معانی

اُردو علم ادب کا ماہوار رسالہ

یوں تو ناظرین نورافشاں نے اُردو کے بہت سے رسالے ملاحظہ کئے ہونگے اور بہت عمدہ بھی ہونگے۔ لیکن یہ رسالہ اپنی آپ خصوصیت رکھتا ہے بحث مباحثے اور عشق مجازی کی رنگ آرائیوں سے بالکل مبّرا اور منزہ ہے اس میں مجلسی اور خانگی اور علمی امور۔ اور معلومات اور اخلاقی مضامین اور نظمیں درج کی جاتی ہیں۔ ہر کوئی اس کا خریدار ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ مستورات کیوں نہ ہوں۔ اُردو زبان میں مہارت حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ اس کی سالانہ قیمت نہایت ہی کم ہے۔ یعنے صرف عہ ایک روپیہ (رعایتی) مع محصولڈاک اس کا نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ تمام خط و کتابت بنام مینیجر رسالہ تصویر معانی لودیانہ پنجاب ہونی چاہیے۔

مراسلات

گڑھوال میں مسیحیت

خداوند فرماتا ہے کہ میری باتیں روح ہیں اور زندگی ہیں ہر ایک سچا مسیحی اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم اور محسوس کر رہا ہے۔ کہ فی الحقیقت مسیح کا کلام موثر اور زندگی بخش ہے۔ اور ہر حالت اور ہر صورت کی اقوام اور اشخاص کے مردہ دلوں کو زندہ کر رہا ہے۔ دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ اگر ہم اس دنیا میں خدا کی عبادت و ریاضت میں مشغول رہیں تو آئندہ جہان میں فردوس اور ابدی زندگی کے وعدہ کے اس دنیا میں بھی زندگی ملیگی لیکن اگر ہم کو اس دنیا میں رہتے ہوئے وہ زندگی نہ ملی تو آئندہ کی اُمید رکھنا فضول ہے۔ شکر و تعریف ہو خداوند کی جو علاوہ آسمان کی بادشاہت اور ابدی زندگی کے وعدے کے اس دنیا میں بھی زندگی بخشتا اور روحی تقاضا کو پورا کر کے گویا ایماندار کے دل کو فردوس بنا دیتا ہے۔ یہی اس بات کا پختہ ثبوت ہے کہ آئندہ جہان میں بھی ہم ابدالآباد زندہ رہینگے۔ چونکہ اس زندگی کا آغاز اس جہان میں ہو چکا۔

میں اس وقت خاص کر علاقہ گڑھوال کا ذکر کیا چاہتا ہوں کہ ان پہاڑی علاقوں میں خداوند بہت سے مردہ دلوں کو زندہ کر رہا ہے۔ اور ملکوں اور شہروں کا حال تو ہم اکثر سنتے رہتے ہیں۔ مگر ایسی جگہوں کی نسبت بہت کم سننے میں آتا ہے۔ لہٰذا میں یہاں کی نسبت قدرے لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اُمید ہے کہ ناظرین کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا میں منصوری سے دیہاتوں میں منادی کرتا ہوا ٹیری میں پہونچا۔ چونکہ اس علاقہ میں منادی کرنے کی اجازت نہیں۔ اس وجہ سے مجھے پہلے دورہ میں یعنی اگست ۱۹۱۳ء میں منادی کرتے ہوئے وہاں کی پولیس نے گرفتار کر کے ۲۴ گھنٹہ قید میں رکھا۔ جہاں قیدیوں میں بشارت دینے کا عمدہ موقعہ ملا پر شکر ہے خداوند تعالیٰ کا کہ اس دورہ میں کوئی وقت پیش نہ آئی۔ میں ٹیری میں دو روز ڈاکٹر مس برومن صاحبہ کے ساتھ رہا۔ راجہ کے اہلکاروں سے خوب مذہبی گفتگو ہوئی اور صاحبان شام کو عبادت میں مس صاحبہ کے مکان پر آئے اور بڑی خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ گو کہ یہاں پر کوئی مشنری نہیں مگر مس برومن صاحبہ کے وسیلے سے مسیحی بھی ہو گئے ہیں۔ اور کئی ایک چھوٹے لڑکوں کو بھی مس صاحبہ پال رہی ہیں۔ اُمید ہے کہ ان کی کوشش سے یہاں پر ایک چھوٹی سی کلیسیا قائم ہو جائیگی۔

پھر میں ٹیری سے کئی ایک گاؤں میں ہوتا ہوا سرینگر پہونچا۔ یہاں پادری سیلاس اور چند ایک مسیحی ہیں۔ جو یہیں کے باشندے ہیں اور چند متلاشی بھی ہیں۔ یہاں باوا سیتارام (سابق ماسٹر چکراوتی) ایم۔ اے۔ اور سوامی سرویانند سے ملاقات ہوئی۔ باوا سیتارام سے تین گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی۔ انہوں نے صاف اقرار کیا کہ "بے شک مسیح دنیا کا بچانے والا ہے۔ اور اُس نے کل دنیا کے لئے اپنا خون بہایا۔" اور اسی وقت اُس نے مجھے کہا کہ اپنا منہہ کھولو۔ جب میں نے منہہ کھولا تو اُس نے اپنی انگلی میرے منہہ میں ڈالی اور پھر وہی انگلی اپنے منہہ میں ڈالی۔ گو مجھے اور دوسرے لوگوں کو یہ کام نفرتی معلوم ہوا پر ان کے ایمان کے اظہار سے مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ اُس نے اپنے منہہ میں انگلی ڈالکر کہا کہ "کاش جیسے آپ کی زبان زندہ مسیح کا اقرار اور پرچار کرتی ہے۔ ویسی میری زبان بھی ہو جاوے"

اے ناظرین کیا مسیح مردہ دلوں کو زندہ نہیں کر رہا!؟

اگر اس زندگی کے مالک سے باوا جی نے زندگی نہ پائی ہوتی تو ایسا اقرار کرنا محال تھا۔ میں ہندوستان

کے دورہ میں اب بھی کئی ایک لائق فائق سادھوؤں سے باوجودیکہ وہ مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔ بڑا افسوس ہے کہ وہ اس خیال سے کہ ہماری قدر و منزلت جاتی رہیگی اپنے عقیدہ کو لوگوں پر ظاہر نہیں کرتے۔

بعد ازاں یہاں سے پوڑی میں آیا۔ یہاں پیارے پی ایس ہائیڈ صاحب نے جو کہ نہ صرف پادری ہے۔ اپنے ہائیڈ کے ہمنام بلکہ ہم مزاج بھی ہیں۔ چند وعظ اور لیکچر کا انتظام کیا۔ یہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول ہیں۔ قریباً تین سو مسیحی رہتے ہیں اور کل علاقہ گڑھوال میں ۸ سو مسیحی اور قریباً چالیس کارندے ہیں۔ گو یہ دیس کے لحاظ سے بہت کم ہیں۔ مگر پہاڑی آبادی کے اعتبار سے ایک خاصی بڑی تعداد ہے۔ چند مناد جاترا لائین پر بھی کام کرتے ہیں جس پر سینکڑوں جاتری روزمرہ بدری ناتھ و کدار ناتھ کے لئے جاتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا ایک خاندان بدری ناتھ میں بھی مسیحی ہوا۔ اس کے وسیلے سے بھی جاتریوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ یہ بھائی بنام لالو اپنے طور پر کام کرتا ہے اور دوسروں کو بشارت دینا اپنا فرض سمجھتا ہے میں گذشتہ دورہ کی بہ نسبت جو ۱۹۱۲ء میں نند پریاگ کرن پریاگ۔ رودھر پریاگ نینی تال۔ الموڑہ دوارہاٹ وغیرہ میں کیا اب بہت ترقی دیکھتا ہوں۔ علاقہ کماؤں میں بھی قریباً ایک ہزار مسیحی ہیں بھاؤں میں لنڈن مشن بھی کام کر رہی ہے لیکن میتھوڈسٹ مشن کا کام دونوں علاقوں میں ہو رہا ہے۔ اور یہ کام بہت عمدگی سے ہو رہا ہے۔ علاقہ بھوٹ میں بھی بہت سے لوگ مسیحی ہو گئے ہیں۔ اور روز بروز کام ترقی پر ہے۔ اُمید ہے کہ کچھ عرصہ میں ان علاقوں میں جا بجا کلیسیائیں قائم ہو جائینگی۔ جو کہ تاریک پہاڑوں میں نورؔ اور اس شہر کی مانند ہونگی جو پہاڑ پر بسا ہے۔ اور چھپ نہیں سکتا۔ متی ۵ باب ۱۴ آیت۔

پوڑی سے روانہ ہو کر چند دیہات میں گیا۔ سوا ایک گاؤں کے سب لوگوں نے اچھی طرح سے کلام سنا

پھر بھر سار پہنچا۔ جہاں پر سائیں سکھ لین کو ملنے سے اور ان کے کام کو دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ سائیں صاحب اس جنگل میں واقعی نور کا کام دے رہے ہیں۔ آپ قدیم راہبانہ طریق پر اپنی زمین میں کاشتکاری کرتے ہیں اور فرصت کے وقت گاؤں میں کام کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور اکثر لوگ اُن کے پاس آتے رہتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں پر ان کے صبر اور برداشت اور مسیحی مزاج کا بہت اثر ہو رہا ہے اور اُن کو موقعہ بہ موقعہ تعلیم دینے میں مستعد رہتے ہیں۔ مجھے پوری اُمید ہے کہ آپ پتھریلی جگہ کے پتھریلے دلوں کو خدا کی روح اور مسیحی محبت کے اثر سے گوشتیں دل بنانے میں ہمہ تن مصروف رہینگے تا کلام کا بیج اُن میں جڑ پکڑے اور پھل لاوے۔

ان پہاڑی جگہوں میں بشروں کو بشارت دینے کے لئے بڑی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں جن کو یہاں کے غیر مسیحی بھی محسوس کر رہے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ باوجود ان مشکلات کے بھی یہ مستعد اور خوش معلوم ہوتے ہیں۔ تو یہی احساس اُن کے روحانی احساس (ضمیر) کو بیدار کر دیتا ہے۔ اور یوں وہ مسیح کے پاس آ جاتے ہیں۔

ناظرین گر آپ اور کسی طرح سے ان جگہوں کی خدمت میں امداد نہیں کر سکتے۔ تو دعا کے وسیلے بہت کچھ کر سکتے ہیں احقر کی درخواست ہے کہ آپ ضرور اس ہمالیہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تا کہ یہ کوہ ہمالیہ کوہ نور بن جاوے۔ آمین ثم آمین۔ اب میرا ارادہ ہے کہ اگر خدا کی مرضی ہو تو نیپال میں جا کر انجیل سناؤں۔ نہایت مشکور ہونگا اگر بذریعہ دعا مدد فرماتے رہیں گے۔ تاکہ خدا مجھے اس علاقہ میں نجات پہونچانے کے لئے کامیابی بخشے۔

راقم

فقیر حقیر سندر سنگھ۔

(از بھر سار)

کراچی کے مسیحیوں کی بشپ صاحب سے ملاقات

سنیچر کی شام کو مسیحی مرد و عورت بشپ صاحب کی ملاقات کے لئے مشن گارڈن میں فراہم ہوئے۔ بزرگ پادری ڈے صاحب نے ہر ایک مسیحی بھائی اور بہن سے بشپ صاحب کی ملاقات کرائی۔ صاحب موصوف ہر ایک مسیحی سے نہایت خوشدلی اور تپاک سے ہاتھ ملاتے اور چند ایک سوال بھی کرتے تھے جس سے یہ مترشح تھا کہ بشپ صاحب ہندوستانی مسیحیوں سے بہت ہمدردی رکھتے ہیں اور اور امید قوی ہے کہ بشپ صاحب ہندوستانی مسیحیوں کے دلوں کو جلد فتح کرینگے۔

الغرض مسیحی یکے بعد دیگرے جمع ہوتے رہے۔ اور بشپ صاحب سے ملاقات کر کے بنچوں اور کرسیوں پر جو قرینے سے رکھے گئے تھے بیٹھتے گئے۔ اور سب کی چاء پانی سے خاطر تواضع کیگئی۔ سب مسیحی بچے سے لیکر بڈھے تک بشپ صاحب کی ملاقات سے محظوظ ہوئے۔

جب ہم سب اس ملاقات اور چاء نوشی سے فارغ ہوئے تو یہ مسیحی مجمع گرجے کو روانہ ہوا۔ جہاں استحکامت کی ترتیب عمل میں آئی۔ چار گیت نہایت سرگرمی اور روحانی جوش سے گائے گئے۔ بشپ صاحب نے دو دفعہ نہایت سادہ مگر دلکش الفاظ میں نصیحت دی۔ اور پھر تین بھائیوں اور پانچ بہنوں پر ہاتھ رکھ کے برکت دی۔ اور جماعت گھٹنے ٹیک کر ان بھائیوں اور بہنوں کیلئے دعا میں مشغول ہوئی۔ اس طرح سے یہ جلسہ اختتام کو پہنچا

دوسرے روز بروز اتوار بشپ صاحب نے صبح کی نماز میں مختصر وعظ کیا۔ مضمون یہ تھا کہ ہم کو عید قیامت سے کئی ایک خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

اُن میں سے ایک بڑی بھاری خوشی یہ ہے کہ موت کا ہولناک خیال مسیح کی پرجلال قیامت پر غور کرنے سے خوشی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور بشپ صاحب نے ایک عام تجربہ پیش کیا کہ جب ہم کمسن بچوں کو حکم دیتے ہیں کہ بیٹا یا بیٹی فلاں کمرے میں جا کر سو جاؤ۔ جو البتہ بے چراغ ہونے کی وجہ سے تاریک ہے تو وہ ہرگز جانا نہیں چاہتے اور ڈر کے مارے رونے لگتے ہیں لیکن جب ماں یا باپ بچے کے آگے آگے ہو لیتے ہیں تو بچہ دلیر ہو جاتا ہے اور وہ خیال جس کی وجہ سے وہ خوف زدہ تھا فوراً دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے مسیح نے بھی موت کی تاریکی میں جا کر ہم کو دکھایا کہ موت صرف ایک تنگ و تاریک راستہ ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے۔ فقط

آپ کا نیاز مند

عبد العزیز سینیر ریڈر۔ از کراچی

سی۔ ایم۔ ایس مشن۔

کوریا میں مسیحیت

باب دوسرا

انتظام الٰہی اور دعا

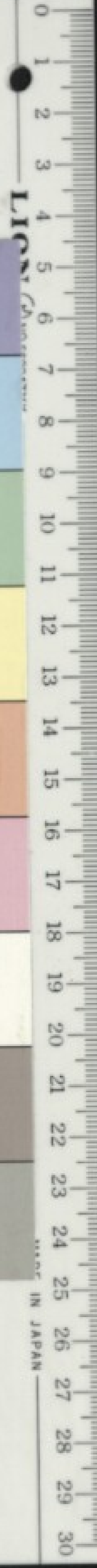
ڈاکٹر ہارس جی انڈر ووڈ کیساتھ گفتگو۔

جب سے کوریا میں مشن کا کام شروع ہوا اُس کے ابتدا ہی سے خدا کی مرضی بہت سے کاموں میں خاص طور پر ظاہر ہوئی اور خدا نے بہت سی دعاؤں کے جواب دیئے۔ جب میں کوریا میں گیا اس کے تھوڑی ہی مدت بعد مجھ کو چاچیے رینگ نام شہر میں جو کہ ریل سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے ایک دفعہ بائیبل کلاس میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔ اس جماعت کے بڑے ہادی ڈاکٹر ہارس جی انڈر ووڈ صاحب تھے جو سیول شہر میں رہتے تھے۔ ڈاکٹر ہارس جی انڈر ووڈ صاحب اب کوریا کے دار السلطنت میں پریسبیٹیرین مشن کے محکمہ تعلیم کے سر ہیں۔ کوریا کے ٹریکٹ سوسائٹی کے ممبر مجلس اور کوریا کی زبان میں بائبل کا ترجمہ کرنے والے ہیں وہ کوریا کے مرحوم بادشاہ کے حقیقی دوست اور مشیر تھے۔ اور مسز انڈر ووڈ اپنی شادی سے پیشتر بادشاہ مرحوم کے ملکہ کی طبیبہ تھیں۔ جبکہ بادشاہ مرحوم کی جان خطرہ میں تھی تو مدت تک اُس کا کھانا انڈر ووڈ صاحب کے باورچی خانہ میں تیار ہوتا اور برتنوں پر مہر لگا کر شاہی محل میں بھیجا جاتا تھا۔ ڈاکٹر انڈر ووڈ صاحب نے کہا کہ سب لوگوں کا یہ خیال تھا کہ کوریا میں بشارت کا کام کرنا نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ وہاں کے لوگ دوسرے ملک کے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت بالکل نہیں دیتے تھے۔ ہر چند دوستانہ طور اور فوج کی چڑھائی کے ذریعہ سے کوشش کی گئی۔ لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔

۱۸۸۳ء میں امیر البحر سیو فیلڈٹ صاحب نے امریکہ اور کوریا میں عہد و پیماں باندھا جس سے غیر ممالک کے لوگوں کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی لیکن اس کے بعد بھی اس بات کا احتمال تھا کہ وہ لوگ جنہوں نے اتنی مدت تک اپنے ملک کے دروازوں کو بند رکھا شاید انجیل کے سننے میں سدراہ تھا یہ کیا ہی خوشی کی بات تھی کہ باوجود ان سب کاموں کے خدا نے نہ صرف ملکی حد بندیوں کو توڑا بلکہ لوگوں کے دلوں کو بھی ملائم کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غیر ملک کے لوگوں سے راہ و ربط رکھنے لگے۔ اور خدا کا کلام سننے پر آمادہ ہو گئے لیکن مشنری صاحبان کی محنت سے جو کامیابی حال میں حاصل ہوئی ہے۔ وہ پہلے دنوں سے بہت بڑی امتیاز ول سے کہیں بڑھ کر ہے پچیس سال کا عرصہ گزرا جبکہ کوریا میں ایک بھی مسیحی نہ تھا لیکن اب وہاں ۲۰۰۰۰۰ ایسے شخص موجود ہیں جو کہ تبتسمہ پا کر کلیسیا کے شریک بن گئے ہیں اور مبتدیوں کو ملا کر سب دو لاکھ ہیں۔ اور یہ سب ملا کر ایک ہزار پانچسو کلیسیاؤں میں منقسم ہیں۔ یہ نہایت بے نظیر کام ہے۔ وہ اشخاص جنکو تواریخ میں دلچسپی ہے کوریا میں اس کا سبب معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ گزرے ملکی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کیس حد تک ملکی معاملہ ہے لیکن کلیسیا ملکی معاملات میں بالکل دخل نہیں دیتی ہے جس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بے نظیر ترقی ان ملکی واقعات کا نتیجہ نہیں ہے۔ اور نہ کہ بغیر اُجرت کے کام کرنے کا اصول جو کہ ہندوستان ترکی اور چین کے ملکوں میں کامیابی کے ساتھ کیا جاتا ہے جو کوریا میں بہت بڑی ترقی پر ہے اور جس بڑے کام کا موجب ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کوریا کے لوگ اُن کے بذات خاص ایسے ہیں جن کے وعظ سے اُن میں یہ بڑا کام وقوع میں آیا۔ لیکن یہ بھی کافی ثبوت نہیں ہے۔ آخرکار ہم کو بھی ماننا پڑے گا کہ خدا از سر نو اپنی قدرت کو ظاہر کر رہا ہے۔ اور اس دنیا کے ناچیز لوگوں کے ذریعہ سے داناؤں اور زور آوروں کو شرمندہ کر رہا ہے۔ وہ حقیر و ناچیز کوریا کے ملک میں اپنی عجیب قدرت ظاہر کر کے تمام دنیا کو حیران کر رہا ہے۔ اور ان انتظام قدرت کوریا کے لوگوں میں سے ایسے شخص چن رہا ہے جو کہ زمانہ حال میں مسیح مذہب کا سب سے اچھا نمونہ ہیں۔

ابتدا ہی سے ہم خدا کی قدرت کے ثبوت دیکھتے ہیں اس نے ڈاکٹر ایچ۔ این ایلین صاحب کو تیار کیا اور اُن کو چین میں ایک سال ٹھہرائے رکھا۔ حالانکہ اس وقت کی حالت کے موافق ان کا وہاں ایک سال رہنا بالکل ناممکن تھا۔ یہ بھی خدا کا عجیب بھید تھا کہ وہ کوریا میں شہزادہ بانگک کی جان بچانے کے لئے اس ٹھیک وقت پر پہونچے جس سے کوریا کا دروازہ تمام مشنری صاحبان کے لئے کھل گیا ۱۸۸۵ء ماہ دسمبر کے آخری دن شب بیداری





کی عبادت کے لئے بمعہ بچوں اور مستورات کے
کوریا میں کُل دس مشنری تھے۔ اور اس چھوٹے مجمع
میں سب سے پہلے انہوں نے یہ دعا کی کہ آنے والے سال
میں لوگ خدا کو قبول کریں۔ بظاہر اُن کی دعا کا قبول ہونا
بالکل ناممکن معلوم ہوتا تھا کیونکہ کوریا تمام قوموں سے بالکل
جدا اور انجیل کا مخالف تھا۔ مشنری صاحبان کو ۲۰ سال
کے بعد جاپان میں ایک مرید ملا اور بارہ سال کے بعد اُن کے
۱۰ شریک ہوئے جن سے انہوں نے پہلے چھوٹی کلیسیا بنائی
اور ملک چین میں ان کو بیس سال کے بعد پہلا مرید نصیب ہوا
اس شب بیداری کی عبادت میں ہم نے اپنے کمزور ایمان
کی مضبوطی کے لئے خدا سے دعا کی اور اس سال دو شخصوں
نے بپتسمہ پایا دوسرے سال کی شب بیداری کی عبادت
میں ہم نے خدا سے بیس روحوں کی نجات کے لئے درخواست
کی اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سال کے اختتام سے پہلے
۲۳ شخصوں نے مسیح کو قبول کیا دوسرے سال ایمان کی مضبوطی
سے ہم لوگوں نے خدا سے دعا کی کہ ایک سو روحیں نجات پاویں
اور سال کے تمام ہونے سے پیشتر ایمانداروں کا شمار ایک سو
پچیس ہو گیا۔ اب مجھ کو پورا یقین ہے۔ کہ تمام مشنری
صاحبان مضبوط کلیسیا اور باقاعدہ طیار کئے ہوئے شخصی
کام کرنے والوں کی مدد سے سال کے تمام ہونے سے پہلے
دس لاکھ لوگ مسیحی ہو جاوینگے۔ چین جاپان اور روس
نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ کوریا دور دراز پورب کے
فن جنگ کا مرکز ہے۔ اور اب کوریا فتح کرنے سے دور دراز
پورب کے فتح کرنے کا مطلب ہے۔ کوریا کے لوگوں کا بھی یہی
خیال ہے کہ یہ بڑی کامیابی صرف دعا کا نتیجہ ہے۔ اُن کا
خدا پر سچا اور بچوں کا سا ایمان ایسا ہے جو کہ یورپ اور امریکہ
کے مشنری صاحبان اور بچوں میں بھی نہیں پایا جاتا۔
وہ خدا کو اپنا آسمانی باپ اور عام طور پر باپ سمجھتے ہیں اور یہ
اُن کا سچا اعتقاد ہے۔ کہ وہ قادر مطلق ہے اور وہ ہر ایک
چیز جو اُن کے فائدہ کی ہے دے گا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے

کہ کوریا کے ایک حصہ جس میں کوئی مشنری صاحب تشریف
نے گئے تھے۔ وہاں چند ایک انجیل کی جلدیں پہنچ گئیں
جن کے ذریعہ سے وہاں ایک کلیسیا قائم ہو گئی۔ جب پادری
صاحب پہلی مرتبہ وہاں پہنچے تو بہت سے لوگوں نے
کلیسیا میں شریک ہونے کے لئے درخواست کی۔ ان میں سے
بہت سے اشخاص دو تین سال پیشتر ہی خدا کو قبول کر چکے
تھے۔ اور اب صرف اُن کی روحانی زندگی کا امتحان باقی
تھا۔ ان ایمانداروں میں ایک نہایت بوڑھا شخص تھا جس
نے کہ ہر ایک سوال کا جواب معقول طور پر دیا۔ اخیر کار اُس سے
پوچھا گیا کہ تم دعا کی پُر تاثیر قدرت پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔
اس نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے کہ میرا ایمان دعا پر نہ ہو کیونکہ
میں نے دیکھا ہے کہ جب میرے لئے دعا کی گئی تو اُس کا
جواب بڑے عجیب طور سے ملا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس
سے کوریا کے لوگوں کی ایمانی مضبوطی پورے طور سے
ظاہر ہوتی ہے۔ اس بوڑھے شخص سے چند ایک سوالات
کرنے پر وہ ساری کہانی معلوم ہو گئی جس کی بابت مجھ کو
بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دور تک مشہور تھی۔ اس بوڑھے
شخص کا نام یہ تھا جس کا گھر ایک وادی میں تھا جس
میں اکثر طوفان آیا کرتا تھا جس سال وہ بمعہ اپنے
خاندان کے مسیح پر ایمان لایا اُس وادی میں پانی بہت
زوروں میں چڑھ آیا اور یہ بات سب پر روشن تھی کہ وہ
گاؤں تباہ ہو جاوے گا۔ گاؤں کے قریب سب لوگوں
نے تھوڑے بہت سامان کے ساتھ جلد پہاڑوں پر بھاگنے
کی طیاری کی اور یہ کو بمعہ اس کے خاندان کے اپنے
ساتھ جانے کے لئے کہا لیکن اُس نے اُن سے جواب
میں کہا کہ مجھے کوئی ڈر نہیں ہے۔ کیونکہ خدا میرا باپ ہے
اور آسمان میرا گھر ہے۔ خدا اسباب پر قادر ہے کہ
مجھ کو میرے گھر میں محفوظ رکھے۔ اور اگر اُس کی مرضی
یہ ہے کہ وہ مجھ کو بمعہ میرے بچوں کے آسمان پر بلاوے
ہم طیار ہیں۔ یہ نے اپنی بیوی اور کمسن بچے کو جو بڑے

بچے ایماندار تھے بلایا اور سب معاملہ اُن کے ساتھ دعا میں
خدا کے سامنے پیش کیا۔ اُس نے دعا میں کہا کہ اے باپ
ہم آسمان پر آنے کے لئے تیار ہیں اور اگر تیری مرضی ہو تو
اس جگہ بھی ہماری حفاظت کر سکتا ہے۔ جو کچھ میرا ہے وہ
سب اس گھر میں ہے اور اگر تیری مرضی یہ ہے کہ سب کچھ
برباد کیا جاوے میں اُن کو چھوڑنے کے لئے طیار ہوں۔ اس
قصے کے انجام پر اُس نے لوگوں سے کہا کہ میرے باپ نے
ایک سیت کے درخت کو جو نالے کے کنارے پر تھا اکھاڑا
اور بہا کر میرے گھر کی پچھلی طرف ٹھہرا دیا۔ اس طرح اُس
گاؤں میں صرف میرا ہی گھر بچ گیا۔ اب اس دعا کے جواب کے
بعد میں دعا کی تاثیر پر کس طرح شک لاؤں۔ تمام کلیسیا میں
بیماری سے شفا پانے کے لئے دعا کرنا ایک معمولی بات ہے۔
مجھ کو یہ پورے طور پر معلوم نہیں کہ آیا کوریا کے لوگوں کو
اسباب پر اعتقاد ہے یا نہیں کہ شفا یقین پر منحصر ہے۔
لیکن اُن لوگوں کا خیال قابل غور ہے اُن کا ایمان یہ
ہے کہ اگر کسی کو ملیریا بخار ہو جاوے اور گھر میں کونائین
ہو تو اُس کو استعمال کر کے خدا کی برکت کی درخواست
کرنا چاہئے۔ لیکن اُن کا ایمان اس سے بڑھ کر ہے۔ وہ یہ بھی
یقین رکھتے ہیں کہ قادر مطلق اسباب پر قادر ہے کہ بخار
کو بغیر کونین کے رفع کرے۔ پس وہ اس معاملہ کو خدا کے
سامنے پیش کرتے ہیں۔ خدا اُن کی صدق دلی دعاؤں
کا جواب ایسے طور پر دیتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
معجزوں کا زمانہ گزر نہیں گیا ہے۔ ملک کے اندرونی حصّہ
میں ایک مس صاحبہ کو نمونیا ہو گیا۔ اور ابھی پورے طور پر
صحت نہ ہوئی تھی کہ پھیپھڑوں پر کی جھلّی میں سوجن پیدا ہو گئی
اُن کی زندگی کی سب اُمیدیں قطع ہو چکیں۔ کوریا کے لوگوں
نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ اور خدا سے دعا
کی پر دعا کرنے کے بعد اُنہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ سب
وسیلے جو خدا نے اُن کی مدد کے لئے مہیا کئے ہیں استعمال
کرنا چاہئے۔ انہوں نے ایک خاص قاصد کو سب کے نزدیک

کے اسٹیشن پر بھیجی کہ کسی ولایتی ڈاکٹر کو تار کے ذریعہ سے خبر کریں۔ پر ڈاکٹر صاحب سات یا آٹھ روز سے پہلے وہاں پہنچ نہیں سکتے تھے۔ تمام کلیسیا نے یہی فیصلہ کیا کہ لگاتار اُن کی صحت کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ جیسا کہ یعقوب کی کتاب میں لکھا ہے کلیسیا کے ایلڈر کمیں سے اگر مس صاحبہ کے سر پر تیل ملا اور خدا سے دعا کی۔ اسی رات عبادت کے بعد ایک خدا پرست بیوہ نے جو بعد اپنے بچوں کے گرجا گھر کے پاس رہتی تھی اسبات کا فیصلہ کیا کہ میں تمام رات مس صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کرتی رہونگی۔ جب اُس نے اسبات کی خبر اپنے بچوں کو دی اور سونے کے لئے حکم دیا اُس کی سب سے چھوٹی بیٹی نے جس کی عمر ابھی ۹ برس کی بھی نہ تھی اپنی ماں سے کہا کہ میں بھی تمام رات دعا میں بسر کرنا چاہتی ہوں۔ وہ دونوں ایک چھوٹے خالی کمرہ میں گئیں اور ماں اور بیٹی نے باری باری دعا کرنے میں سب رات نبہائی۔ صبح پو پھٹتے ہی ماں نے دعا بند کی اور معلوم کیا کہ یکایک مس کی بابت شکر گزاری سے بھر گئی۔ ایسا کہ اب وہ اور شفا کے لئے دعا نہ کر سکتی تھی خدا نے اُس کی دعا قبول کی اُس کے بعد جو دعا چھوٹی لڑکی نے کی تھی وہ بھی ایسی ہی تھی کہ اے باپ میں تیرا شکر کرتی ہوں کہ تو نے میری دعا کو سنا اور مس صاحبہ کو شفا دی حالانکہ اُس کی ماں نے مس صاحبہ کے شفا پانے کی بابت اُس کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

دوسرے روز صبح ہی اُس بیوہ سے خط آیا جس میں اُس نے لکھا کہ مس صاحبہ کے لئے کوئی فکرمند نہ ہو کیونکہ میرے آسمانی باپ نے رات میری دعا کے جواب میں کہا کہ وہ اچھی ہو جاویگی سچ مچ ایسا ہی دیکھنے میں آیا کہ ڈاکٹر کے آنے سے پیشتر ہی مس صاحبہ اچھی ہو گئی تھیں وہ مس صاحبہ اب تک کوریا میں ہیں اور خدا کی خدمت کے لئے بڑے بڑے کام کر رہی ہیں۔ اُنہوں نے خاص طور پر اپنی زندگی خدا کی خدمت کے لئے مخصوص کی ہے

جب میں کوریا میں تھا تو خوش نصیبی سے میری ملاقات اُن سے ہوئی ڈاکٹر انڈرووڈ صاحب فرماتے ہیں کہ خدا نے کوریا میں بے شمار دعاؤں کے جواب نہایت عجیب طور سے دیئے ہیں۔ جنکا بیان بغیر زکنے کے مت بہ کیا جا سکتا ہے

باقی آئندہ

مسیحی مذہب کی صداقت کیلئے فی زمانہ
اور
کیا بین ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے

اے ناظر! ذرا تعصب کے چشمے کو اتار کر ذیل کے مضمون کو چشم بصیرت سے دیکھ کر اپنے دل میں فیصلہ کر کہ ذیل کی دلایل جو مسیحی مذہب کی صداقت میں تیرے پیش نظر ہیں کیا فی الواقعہ سچی اور مضبوط ہیں۔ یا کسی نے زہر اگلا ہے۔ سچ کو ضرورت نہیں ہے کہ کسی کی تائید کا محتاج ہو۔ جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے ہم جتنی دلایل اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرینگے۔ اُن کی راست گفتاری کے۔ لئے آپ کو کسی سے دریافت کی ضرورت نہیں۔ سونا کسوٹی پر۔ گندم یا آگ میں ڈالکر پرکھا جاتا ہے اسی طرح سے ان باتوں کو جو آپ کی نظر سے ہرگز ہرگز نہاں نہ رکھی جاوینگی۔ آپ آزمائیے اور بہتری کو اختیار کیجئے۔ یہ خیال ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اپنے دل میں جاگزین نہ ہونے دیجئے کہ نور افشاں مسیحیوں کا دینی اخبار ہے۔ جو کچھ اس میں لکھا جاوے گا وہ قرآن کی آیت سمجھا جاوے۔ اور چونکہ یہ مسیحی اخبار ہے۔ یہ تو جو کچھ لکھیگا اپنے مذہب کی صداقت میں لکھیگا اور وہ تحریر راقم مضمون بھی مسیحی ہے۔ بس اس مضمون کو پڑھیں ہی کیوں۔ نہیں یہ بات نہیں آپ اس مضمون کو الف سے یے تک پڑھ جایئے اور پھر جس خدا کو آپ مانتے ہیں اس کے حضور دو زانو مراقبے میں دست بدعا ہو کر ملتجی ہو جایئے کہ اے تمام بھیدوں کے جاننے والے خدا تو میری رہنمائی کر اور مجھے صداقت کی سڑک پر چلا کر صراط المستقیم تا کہ میں تیرے حضور پاک اور بے عیب گنا جاؤں۔

ان چند تمہیدی کلمات کو قرطاس کے حوالے کرتا ہوا اصل مضمون کی طرف اے ناظرین تیری توجہ مبذول کرتا ہوں بقول شخصے۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھی کروبیاں

سچی ہمدردی

اصلی مسیحیت کے سمجھنے میں ہمارے ہموطن اکثر غلطی کھاتے ہیں۔ چنانچہ جہاں کہیں مسیحی مذہب کا ذکر اذکار ہوتا ہے تو بلا تامل کم سمجھ اور ناتجربہ کار اشخاص کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے بھائی انگریز کیا کرتے ہیں یہ بھی از تعصب رخنہ انداز اشخاص انگریزیت میں رنگی ہوئی مسیحیت کو دیکھتے ہیں۔ اور جو اصل مسیحیت ہے اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ انگریز کسی مذہب کا نام نہیں ہے اور یہ ایک عام غلطی ہے۔ کہ ہر ایک انگریز کو مسیحی سمجھا جاتا ہے انگریز سے مطلب باشندہ انگلستان سے ہے جیسے ہم کہیں کہ ہم ہندی ہیں اس سے یہ مطلب نہیں کہ میں ہندو ہوں بلکہ یائے نسبتی ہے۔ کہ میں ہند کا رہنے والا ہوں۔

کاش کہ ہماری دیسی مسیحیت انگریزی رنگ میں رنگی نہ جاتی اور ہم اس اصلی مسیحی مذہب کو جو ایشیا کوچک سے نکلا۔ بعینہ ویسا ہی اپنے ہندی بھائیوں کو دکھلانے کے قابل ہوتے ہم اس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دیسی بھائیو کو بتایا چاہتے ہیں کہ مسیحی مذہب بالکل دیسی ایشیائی مذہب ہے جس کے عقائد اصول نہیم وغیرہ



بالکل مشرقی ہیں۔ اگر اس موقعہ پر ہم اس بحث کو چھیڑ دیں کہ مغرب سے اس کے پرچار کرنے کے لئے مصالحہ کس طرح سے موجود ہوا۔ تو مضمون طول پکڑ جائیگا اور ڈر ہے کہ اصل مطلب خبط ہو جاوے۔ مگر مختصراً یہ عرض کرونگا کہ ”وہ اپنوں کے پاس آیا اور اس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا“ مشرق کے سورج یا آفتاب صداقت کی کرنیں مغرب میں جا چکیں اور ان کرنوں یا کمیس رینز نے وہ اثر دکھایا کہ ایک غیر قوم کے دل میں ہم ہندیوں کے لئے جن کی آنکھیں خود پسندی اور کبر و نخوت سے چندھیا گئیں تھیں۔ اور گناہ کے بادلوں نے ان کرنوں کو چھپا لیا تھا۔ سچی ہمدردی پیدا کر دی۔ کہ مغربی مسیحی مشرقی سورج کی روشنی سے منور ہو کر اس سورج کے رخ چلتے چلتے مشرق کی سرزمین میں آنکلے۔ اور آتے ہی انہوں نے کیا دیکھا کہ ہمارے دیس کے آدمی جہالت کے لباس سے ملبس اور توہمات کا شکار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مختلف مشنوں کے ذریعہ یہاں ہندوستان میں بشارت کا کام شروع کر دیا گیا۔ پہلے پہل مکتب جاری کئے گئے۔ شفاخانے کھولے گئے۔ کچھ تو جہالت نے ہم دیسیوں کو اندھا کر رکھا تھا۔ اور کچھ خانہ جنگیوں نے رہی سہی طاقت کا خاتمہ بالخیر کر دیا تھا اور ہم سمجھتے تھے کہ تاج الملوکی کا زمانہ سدا رہیگا۔ مگر سدا ایک کون رہ سکتا ہے ع

رہے گا سدا ایک نام اسیدا

ذات پات چھوت چھات کا خیال مل میں ایسا جگ گیا تھا کہ چھوت ذات کے لوگوں کے ساتھ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ خدا بھلا کرے ان مشنری صاحبان کا جو خدا کے فرشتے سفید پوشاک پہنے جنس باطن سے مُبرّا ہیں اس وقت جب ہمیں ہمدردی کی ضرورت تھی ہمارے محب بن کر یہاں آ گئے اور آتے ہی آبحیات کے چشمے جاری کر دیئے۔ اور اعلان کر دیا کہ ؎

مریضان گناہ کو دو خبر فیض مسیحا کی۔
بلا قیمت دوا ملتی ہے آئے جس کا جی چاہے۔

کہیں مدرسے جاری کر دیئے اور بلا رو رعایت امتیاز مذہب ذات۔ فرقہ۔ ہر ایک کو اجازت دی کہ آ کر تعلیم حاصل کرے اور دوسری طرف شفاخانے جاری کر دیئے کہ ہندوستانی بن آئی موت نہ مریں۔ بلکہ مفت آ کر علاج معالجہ کرائیں اور دوبارہ زندگی جسمانی حاصل کر کے سبق سیکھیں۔ کہ روح کی قدر جسم سے کس قدر بڑھ کر ہے۔ پھر اُن کے لئے روحانی غذا بھی بہم پہنچانے کا انتظام کیا۔

باقی داشتہ

شکریہ

بذریعہ اخبار نورافشاں جملہ صاحبان کا شکریہ ادا کرنا انسب معلوم ہوا۔ چونکہ میرے لخت جگر جوبل خاں کے انتقال پر ہر اطراف سے مسیحی احباب سے ہمدردی کے خط موصول ہوئے۔

اور فرداً فرداً جواب دینا دشوار معلوم ہوا لہذا بذریعہ نورافشان ان سب شریک رنج کا شکریہ ادا کرتا ہوں باقی رہا میرا غم اس کی بابت خدا وند ہی الفاظ میں اظہار کرتا ہوں۔

”کثرت غم سے ہے پریشانی
ایلی ایلی لما سبقتانی“

اگرچہ ہم مسیحیوں کے لئے مایوسی کو جگہ تک بھی نہیں تاہم محبت کا تقاضا ہے کہ کچھ ظاہر کئے بدوں نہ رہے کیونکہ محبت کبھی جاتی نہیں رہتی اور ہم جانتے ہیں کہ عالم بقا میں ہمارے عزیز بہتر خدمت پر تقرر پاتے ہیں پس خداوند کو یہی پسند آیا اسی کی تمجید ہو۔ والسلام۔

آپ کا شکر گزار رہوں ملک روشن خاں۔

(لاہور)

خوشی اور رنج کا ماحصل

گزشتہ سے پیوستہ

آرزو ہے یہ عیش بہجت کی۔
کہ رہے گرم بزم عشرت کی۔
رنج کہتا ہے یہ ارے نادان
باغ کی سیر اور یہ ارمان
بھول کر بھی نہ یہ توقع رکھ
لذت رنج اور کچھ دن چکھ۔
جس طرح عیش کا مزہ پایا
بن اسی طرح اب ہدف غم کا

جھوڑ ان ساری جھوٹی باتوں کو
ڈال دے حق پہ جو کچھ ہو سو ہو۔
جس سے ہو آخرت کی کچھ امید
ال سنا ایسا نغمۂ توحید
یا آلہی ہے آسرا تیرا۔
اور بندے کو ہے سہارا کیا؟
وصل تیرا ہو کس طرح ہم کو
دل سے کیونکر مٹائیں ہم غم کو
کس طرح جائے بے کلی دلکی
کسکا مژدہ ہو مایۂ شادی۔
چین کس طرح پائے جان حزیں۔
کونسی شے ہو موجب تسکیں

یہ معمہ ہو حل بھلا کیونکر۔
کھلے یہ سر کس طرح ہم پر؟
دے آلہی ہمیں سمجھ ایسی ۔
کہ ہو اس حال سے کچھ آگاہی

اس مصیبت میں کون ہے اپنا
اس اذیت میں کون ہے اپنا۔
توہی یارب ہے حوصلہ دل کا
ہے یہ ارمان تیرے سائل کا

آئی یہ غیب سے صدا اس دم
اے سزاوار فضل و رحم و کرم۔
آج تیری دعا ہوئی مقبول
کام ہر جس سے کچھ ہو تجھ کو حصول
آدمی ہے تو یہ نصیحت مان۔
اور حقیقت کو اپنی تو پہچان۔
دل لگانا نہ تو زمانے میں۔
محو ہونا نہ اس فسانے میں
نقش دنیا پہ تو نہ مر مٹنا
مفت میں زندگی نہ کھو دینا

الغرض اب یہ کھل گیا ہم پر
بس یہ دنیا ہے رنج و غم کا گھر
کھائیں گردش کے نہ عبث چکّر
کاش دنیا سے ہم ہوں متنفّر
نقش دنیا پہ جو ہوا مفتوں۔
وارث نار وہ ہوا بے چوں
لذت سرد مہری عالم
ٹھنڈا رکھے گی غم سے دل ہر دم
ہو رہا کاش متفرت تیری
خوب تصویر عیش و غم کھینچی۔
راقم۔ الائس داس رہسا
انبالہ ضلع گورداسپور
پنجاب

ضرورت

۴/۴

ایک بی۔ اے وی یا ایف۔ اے اور ایک ایس۔ اے
وی یا جے اے وی کی چرچ مشن ہائی سکول
ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے لئے ضرورت ہے۔ مسیحی
کو ترجیح دیجائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر
ہونی چاہئیں
پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول۔
ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔

ضرورت

۳/۴

مشن ہسپتال چرچ آف انگلینڈ زنانہ سوسائٹی انبالہ
ضلع امرتسر کے لئے ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر کی
ضرورت ہے۔ درخواستیں بمعہ نقول سندات
بخدمت جناب مس ٹیس صاحبہ کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

۲/۴

کارخانہ کے ہسپتال کے واسطے ایک انگریزی دان
دیندار اور تجربہ کار کمپونڈر اور ایک نرس کی ضرورت
ہے۔ تنخواہ لیاقت کے موافق ملیگی۔ درخواست بمعہ اسناد
وغیرہ ذیل کے پتہ پر جلد روانہ کریں۔
ڈاکٹر ٹی۔ ایس۔ اسکاٹ میڈیکل افسر
دھاریوال مِلس
دھاریوال پنجاب

ہندو سائیکلوپیڈیا

ایک خاص رعایت

ہم اپنے ناظرین کی خاطر ہندو سائیکلوپیڈیا کی خریداری
میں یہ رعایت کرتے ہیں کہ اگر قیمت کتاب یکمشت نہیں
دے سکتے تو دو ماہ تک ماہوار یا چار ماہ عہ ماہوار قسطوں
میں ادا کر دیں تو زیادہ سہولیت ہوگی۔ موقعہ کو ہاتھ سے
ہرگز جانے نہ دیں۔ میعاد رعایت کی بہت جلد ختم ہونے
والی ہے۔ درخواستیں فوراً سے پیشتر بھیجکر فائدہ عظیم
ارسال فائدہ اٹھا دیں۔ ورنہ بعد میں پچھتانا پڑیگا۔
المشتہر
پی۔ کیول سنگھ
مشن کمپونڈ۔ لودیانہ

۳۶ء ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

دانت درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہے۔ روتے کو ہنساتی ہے ایک
باریک و مضبوط تنکے یا سینک کے سرے پر روئی لپیٹ
کر اسے اس دوا میں ڈبو کر ٹھیک درد کے مقام پر لگایئے اور
اگر دانت کی جڑ میں درد ہو تو ذرا سی روئی ڈبا کے اس میں
بھر دیں فوراً درد دفع ہو جاتا ہے قیمت ۸ر محصولڈاک ایک
سے ۵ شیشی تک ۶ر

کان بہنے کی دوا۔

کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہو جانے سے پیپ کا آنا چاہے
نیا ہو یا پرانا۔ یہ دوا نہایت مفید ہے۔ اسکے استعمال کیلئے پہلے
کان کے اندر صاف کرنا چاہئے بعدہ دوا دیا جاوے قیمت ۸ر
فی شیشی ۵ پیکا پی کا ۲ء محصول سر دو چیزہ ۵ر
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ



نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول رومن تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پُر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر ✦

انجیل برنباس رومن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ہنگیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ ار ✦

مسیح کی تعلیم رومن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر ۸ر ۱۰ر اور ۱۲ار یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ✦

خاندانی فرائض ۹۲ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی و مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جائینگی ✦

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہے کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے ✦

جغرافیہ بائیبل یہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹرینگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر ✦

دائی گری رومن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اُردو ۶ر ✦

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلیئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے ✦

ہدایت تیمارداران یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہو گئی ہے ✦

صحت جسمی یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے۔ سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے لکھی ✦

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم جائی نہیں۔ (۳) ہم بجائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور آحاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر ✦

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... عہ/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ... ۸/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ۸/
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ۵/

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	صہ	ہلے
چوتھائی کالم	صہ	ہلے	للعہ۱۲
نصف کالم	ہلے	للعہ۱۲	عہ۲۵
پورا کالم	للعہ۱۲	عہ۲۵	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ۶۰	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے - چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ یا اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے - مضمون صفحہ و ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصے سے جاری ہے - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم ... صہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے دو ہوں ... للعہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے تین ہوں ... للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ دستکاری سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کردکونول بورڈ گیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ۱عہ تک

قیمت کردکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر - پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے - اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں مسیحی ایڈیٹوریل مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲/ سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں - ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے - اگرچہ ممبران نے صرف ۷۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگرچہ پانچ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی - نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغِ دل کے پچھلے نمبر ۲/ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی بردرز چھپا +